نماز کے دوران قراءت کرتے ہوئے جمع متکلم کی ضمیر نَا کا الف نہیں پڑھا، تو نماز کا حکم؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9177

تاریخ اجراء: 18 جمادی الاولیٰ 1446ھ/21 نومبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کسی شخص نے نماز میں قراءت کے دوران سورہ اعراف کی آیت ﴿وَ وٰعَدْنَا مُوْسٰی﴾ تلاوت کرتے ہوئے ﴿وَ وٰعَدْنَا﴾ کی "نا" ضمیر کو بغیر الف کے ﴿وَ وٰعَدْنَ﴾ پڑھ دیا، تو اس کی نماز کا کیا حکم ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اگر کسی نے آیت ﴿وَ وٰعَدْنَا مُوْسٰی﴾ تلاوت کرتے ہوئے ﴿وَ وٰعَدْنَا﴾ کی "نا" ضمیر کو بغیر الف کے ﴿وَ وٰعَدْنَ﴾ پڑھ دیا، تو اس کی نماز درست ادا ہو گئی، کیونکہ فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق اگر کسی نے ضمیر "نا" میں الف نہیں پڑھا، تو اگرچہ بظاہر الف نہ پڑھنے سے یہ مؤنث کا صیغہ محسوس ہو رہا ہے، لیکن نماز فاسد نہیں ہو گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اہل عرب "الف" کے عوض فتحہ، "یاء" کے عوض کسرہ اور "واؤ" کے عوض ضمہ پر اکتفاء کرتے ہیں، تو اس تفصیل کے مطابق ﴿وَ وٰعَدْنَا﴾ کی "نا" ضمیر کو بغیر "الف" کے ﴿وَ وٰعَدْنَ﴾ پڑھ دینے سے نماز میں کوئی حرج واقع نہیں ہو گا کہ یہاں پر بھی "الف" کے عوض فتحہ پر اکتفاء کیا گیا ہے۔

کلمہ کے کسی حرف کو حذف کرنے سے معنی میں تبدیلی نہ آئے، تو نماز فاسد نہیں ہو گی، جیسا کہ علامہ ابو المَعَالی بخاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 616ھ/1219ء) لکھتے ہیں: "المحذوف إذا كان حرفا زائدا لا يتغير المعنى الأصلي في الكلمة، فلا يوجب الفساد" ترجمہ: جس لفظ کو حذف کیا گیا، جب وہ ایسا زائد حرف ہو کہ جس سے اس کلمہ کے اصلی معنی میں کوئی تبدیلی نہ آئے، تو یہ حذف نماز کے فاسد ہونے کا سبب نہیں بنے گا۔

(المحیط البرھانی، جلد 1، صفحہ 327، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

کلمہ کے کسی حرف کو حذف کرنے کے متعلق اہل عرب کے ہاں رائج طریقہ کے متعلق العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاویٰ الحامدیۃ میں ہے: ”قرأ وتعال جدك بغير ياء لا تفسد۔۔۔لأن العرب تكتفي بالفتحة عن الألف اكتفاءهم بالكسرة عن الياء ولو قرأ أعذ بالله لا تفسد أيضا لاكتفائهم بالضمة عن الواو قنية من باب حذف الحرف والزيادة“ ترجمہ: کسی نے ﴿تَعَالٰی جَدُّ رَبِّكَ﴾ میں ”تعالی“ کو بغیر ”یا“ کے پڑھا، تو نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ اہل عرب ”الف“ کے عوض فتحہ، ”یا“ کے عوض کسرہ اور ”واؤ“ کے عوض ضمہ پر اکتفا کرتے ہیں، اسی طرح اگر کسی نے ”أعذ باللہ“ (اعوذ کی واو کو حذف کرکے) پڑھا تو نماز فاسد نہیں ہوگی کیونکہ یہاں واو کے عوض ضمہ پر اکتفاء کیا گیا ہے۔ یہ مسئلہ (کتاب) ”قنیہ“ کے باب ”حذف الحرف والزیادۃ“ سے لیا گیا ہے۔ (العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاوی الحامدیہ، جلد1، صفحہ6، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

ماضی جمع متکلم کے صیغے میں ”الف“ کا نہ پڑھنا مطلقاً مفسد نماز نہیں، چنانچہ فتاوی رضویہ میں ایسے امام کے متعلق سوال ہوا کہ جو ماضی جمع متکلم کے صیغے ایسے ادا کرتا ہے کہ سامعین کو جمع مونث غائب کا شبہ ہوتا ہے، تو کیا اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟ اس کے جواب میں امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: **یوں ہی ضمیر "نا" میں الف مسموع نہ ہونا مفسد نہیں۔** ”لما صرح به القنية۔“ (فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ248، 250، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net